بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*

**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 ستمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن بدری صحابی کا میں ذکر کروں گا وہ ہیں حضرت بلال بن رباح۔ حضرت بلال امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ حضرت بلال کا رنگ گندم گوں سیاہی مائل تھا۔ دبلا پتلا جسم تھا سر کے بال گھنے تھے اور رخساروں پر گوشت بہت کم تھا۔ حضرت بلال نے متعدد شادیاں کیں۔ ان کی بعض بیویاں عرب کے نہایت شریف اور معزز گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کی ایک بیوی کا نام ہالہ بنت عوف تھا جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ہمشیرہ تھی۔ حضرت بلال کے ایک بھائی تھے جن کا نام خالد تھا اور ایک بہن تھیں جن کا نام غفیرہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سابق الحبشہ ہیں یعنی اہل حبشہ میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

عروۃ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت بلال جب اسلام لائے تو ان کو عذاب دیا جاتا تھا تا کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں مگر انہوں نے ان لوگوں کے سامنے کبھی وہ کلمہ ادا نہ کیا جو وہ چاہتے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا۔ جب لوگ حضرت بلال کے عذاب دینے میں سختی کرتے تو حضرت بلال احد احد کہتے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت بلال ایمان لائے تو حضرت بلال کو ان کے مالکوں نے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور ان پر سنگریزے اور گائے کی کھال ڈال دی اور کہنے لگے تمہارا رب لات اور عزی ہے مگر آپ احد احد ہی کہتے تھے۔ ان کے مالکوں کے پاس حضرت ابوبکر آئے اور کہا کہ کب تک تم اس شخص کو تکلیف دیتے رہو گے۔ حضرت ابوبکر نے حضرت بلال کو سات اوقیہ میں خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے سات ایسے غلاموں کو آزاد کروایا جنہیں تکالیف دی جاتی تھیں۔ ان میں سے حضرت بلال اور حضرت عامر بن فہیرۃ

شامل تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر کہا کرتے تھے کہ ابوبکر ہمارے سردار ہیں[4] اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی بلال کو آزاد کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو مدینہ میں امن دیا جب وہ آزادی سے عبادت کرنے کے قابل ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلال کو اذان دینے کے لئے مقرر کیا۔ یہ حبشی غلام جب اذان میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کے بجائے اسھد ان لا الہ الا اللہ کہتا تو مدینہ کے لوگ جو اس کے حالات سے ناواقف تھے ہنسنے لگ جاتے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان لوگوں کو بلال کی اذان پر ہنستے ہوئے پایا تو آپؐ لوگوں کی طرف مڑے اور کہا تم بلال کی اذان پر ہنستے ہو مگر خدا تعالیٰ عرش پر اس کی اذان سن کر خوش ہوتا ہے۔ آپ کا اشارہ اسی طرف تھا کہ تمہیں تو یہ نظر آتا ہے کہ یہ شین نہیں بول سکتا مگر شین اور سین میں کیا رکھا ہے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ جب تپتی ریت پر ننگی پیٹھ کے ساتھ اس کو لٹا دیا جاتا تھا اور اس کے سینے پر ظالم اپنی جوتیوں سمیت کودا کرتے تھے اور پوچھتے تھے کہ کیا اب بھی سبق آیا ہے یا نہیں تو یہ ٹوٹی پھوٹی زبان میں احد احد کہہ کر خدا تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرتا رہتا تھا اور اپنی وفاداری اپنی توحید کے عقیدے اور اپنے دل کی مضبوطی کا ثبوت دیتا تھا۔ پس اس کا اسھد بہت سے لوگوں کے اشھد سے زیادہ قیمتی تھا۔ حضرت بلال کا شمار السابقون الاولون میں ہوتا ہے آپ نے اس وقت اسلام کا اعلان کیا جب صرف سات آدمیوں کو اس کے اعلان کی توفیق ہوئی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت بلال کے اول زمانے میں ایمان لانے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ جو السابقون الاولون صحابہ میں سے تھے اور جن کے متعلق یہ اختلاف ہے کہ انہوں نے پہلے بیعت کی یا بلال نے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام اور ایک حُر نے مجھے سب سے پہلے قبول کیا تھا۔ بعض لوگ اس سے حضرت بلال اور حضرت ابوبکر مراد لیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت ابوبکر اور حضرت خباب ہیں۔

طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے حضرت بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ غزوہ بدر میں حضرت بلال نے امیہ بن خلف کو قتل کیا جو اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا اور حضرت بلال کو اسلام لانے پر دکھ دیا کرتا تھا۔ امیہ بن خلف کے قتل کا واقعہ صحیح بخاری میں بیان ہوا ہے جسے خبیب بن اساف کے ذکر میں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔

ایک روایت میں یہ آتا ہے کہ حضرت بلال، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیکرٹری یا خزانچی بھی تھے[4]۔ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مجھے اللہ کی خاطر اتنی اذیت دی گئی جتنی کسی کو نہیں دی جاسکتی مجھے اللہ کی خاطر اتنا ڈرایا گیا ہے جتنا کسی کو نہیں ڈرایا جاسکتا اور مجھ پر تیسری رات آجاتی کہ میرے اور بلال کے پاس کوئی ایسا کھانا نہ ہوتا جسے کوئی جاندار کھاسکے مگر اتنا جسے بلال کی بغل چھپاسکتی۔

حضرت بلال کو سب سے پہلا مؤذن ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ حضرت بلال رسول اللہ ﷺ کی ساری زندگی میں ان کے لئے سفر وحضر میں مؤذن رہے اور آپ اسلام میں پہلے شخص تھے جنہوں نے اذان دی۔

محمد بن عبداللہ بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بلانے کے لئے بگل کا سوچا پھر ناقوس کا ارشاد فرمایا پس وہ بنایا گیا پھر حضرت عبداللہ بن زید کو خواب دکھائی گئی انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں ایک آدمی دیکھا جس پر دو سبز کپڑے تھے اور وہ آدمی ناقوس اٹھائے ہوئے تھا میں نے اس کو خواب میں ہی کہا اے اللہ کے بندے تم یہ ناقوس فروخت کروگے؟ اس نے کہا تم اس سے کیا کروگے۔ میں نے کہا میں اس کے ذریعہ نماز کے لئے بلایا کروں گا۔ اس نے کہا کیا میں تجھے اس سے بہتر نہ بتاؤں۔ میں نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا پھر وہ اذان کے الفاظ سنائے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید نکلے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور حضور ﷺ کو اپنی رؤیا بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا تمہارے دوست نے رؤیا دیکھی ہے۔ پھر عبداللہ بن زید کو ارشاد فرمایا تم بلال کے ساتھ مسجد جاؤ اور اسے یہ کلمات بتاتے جاؤ اور وہ ان کو بلند آواز سے پکاریں کیونکہ تمہاری نسبت وہ زیادہ بلند آواز والے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زید نے کہا کہ میں بلال کے ساتھ مسجد کی طرف گیا اور میں انہیں یہ کلمات بتاتا جاتا اور وہ بلند آواز کے ساتھ پکارتے جاتے۔ جب بلال نے ان الفاظ میں پہلی دفعہ اذان دی تو حضرت عمر اسے سن کر جلدی جلدی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آج جن الفاظ میں بلال نے اذان دی ہے بعینہ یہی الفاظ میں نے بھی خواب میں دیکھے ہیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے الفاظ سنے تو فرمایا کہ اسی کے مطابق وحی بھی ہوچکی ہے۔ الغرض اس طرح موجودہ اذان کا طریقہ جاری ہوگیا۔ یہ طریق ایسا مبارک اور دلکش ہے کہ کوئی دوسرا طریق اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ گویا ہر روز پانچ وقت اسلامی دنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں ہر مسجد سے خدا کی توحید اور محمد رسول اللہ کی رسالت کی آواز بلند ہوتی ہے اور اسلامی تعلیمات کا خلاصہ نہایت خوبصورت اور جامع الفاظ میں لوگوں تک پہنچادیا جاتا ہے۔

موسیٰ بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال جب اذان دے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دینا چاہتے تو آپؐ کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور کہتے **حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح**۔ الصلوٰۃ یا رسول اللہ یعنی نماز کیلئے آیئے فلاح و کامیابی کیلئے آیئے۔ نماز یا رسول اللہ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے نکلتے اور حضرت بلال دیکھ لیتے تو اقامت شروع کر دیتے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ واضح نہیں ہے۔ اقامت تو اسی وقت ہوگی جب امام محراب میں آ جائے۔ سنن ابن ماجہ میں حضرت بلال سے روایت ہے کہ وہ نماز فجر کی اطلاع دینے کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے کہا گیا کہ آپ سوئے ہوئے ہیں تو حضرت بلال نے کہا **الصلوٰۃ خیر من النوم۔ الصلوٰۃ خیر من النوم**۔ پھر فجر کی اذان میں ان کلمات کا اضافہ کر دیا گیا اور یہی طریق قائم ہو گیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال یہ کتنے عمدہ کلمات ہیں تم اپنی فجر کی اذان میں شامل کر لو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موذن تھے۔ حضرت بلال ابو محذورۃ عمرو بن ام مکتوم۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابھی کچھ تھوڑا سا ذکر ان کا اور باقی ہے جو انشاء اللہ آئندہ۔ بعدہٗ حضور انور نے عزیزم رؤوف بن مقصود جونیئر بیلجیم طالب علم جامعہ احمدیہ یو۔کے، مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب سابق نائب امیر ضلع اسلام آباد، آنریبل کا بینے کاواجا کاٹا صاحب آف سینیگال اور مکرم مبشر لطیف صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان حال کینیڈا کا ذکر خیر فرمایا اور مرحومین کیلئے درجات کی بلندی اور مغفرت کی دعا کی اور فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد ان سب کی نماز جنازہ غائب بھی ہوگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

**Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 11TH - SEPTEMBER - 2020**

## BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ..............................................................................

..............................................................................

..............................................................................

..............................................................................

**From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar**

**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**